مدینۃ المسیح

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور روزانہ بعد نماز ظہر تا شام چار گھنٹہ سے زیادہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔ درمیان میں نماز عصر کے لئے ایک گھنٹہ وقفہ کیا جاتا ہے۔ اور حضور مسجد مبارک میں نماز پڑھا کر پھر مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جاتے ہیں ۱۴ار اگست تک سورۃ ہود کے رکوع ششم تک درس ہو چکا ہے۔

۱۲ار اگست سے مجلین کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ درس شروع کرنے سے قبل سوالات لکھا دیتے ہیں۔ اور پھر جواب لکھنے کے بعد پرچے لے لئے جاتے ہیں۔ اور دوسرے دن نتیجہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ۱۲ار اگست کے امتحان کا نتیجہ جو ۱۳ار کو سنایا گیا۔ یہ ہے۔ اوّل بابو محمد امیر صاحب امیر جماعت کوئٹہ دوم قاضی محمد صالح صاحب قصور۔ سوم محمد ابراہیم صاحب قادیان۔ آئندہ پانچ درجوں کا اعلان ہوا کرے گا۔

مجلین کی تعداد ایک سو سات تک پہونچ چکی ہے۔ مسجد میں ان کی سیٹیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ تاکہ بیٹھنے میں آسانی ہو۔

۱۳ار اگست ایک ہندو بیوہ معہ ایک بچہ کے مشرف باسلام ہوئی۔

حافظ روشن علی صاحب کی صحت کچھ عرصہ سے ناساز تھی۔ آپ اس وجہ سے کشمیر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ انہیں صحت بخشے۔ ان کا پتہ یہ ہے معرفت خان بہادر مولوی نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر سرینگر۔

۱۳ار اگست۔ تھوڑی دیر کسی قدر ترشح ہوا۔ جو بہت معمولی تھا۔ بارش کی سخت قلت ہے۔ اور گرمی بہت زوروں پر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

ڈاک کی تقسیم میں دیر!

قابل توجہ افسران بالا

کئی دنوں سے یہ بہت سخت تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ڈاکخانہ سے ڈاک ۱۲ بجے کے قریب یا اس کے بعد دفاتر میں پہونچتی ہے۔ اس وجہ سے ضروری سے ضروری خطوط کا جواب بھی دینا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ جب بٹالہ سے حسب معمول صبح سویرے ڈاک چلتی ہے۔ تو کیوں چند دن سے ڈیلیوری میں اس قدر دیر کی جاتی ہے۔ پہلے کی نسبت ڈاک کی روانگی کے وقت میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ لیکن اس کے تقسیم کے وقت میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے پبلک کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ سب پوسٹماسٹر صاحب قادیان کو جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس سے ہم حکام بالا کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ پتہ لگائیں۔ چند دن سے ڈاک اس قدر دیر میں تقسیم ہونے

جس کے معنی یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ یعنی کمالات تامہ کا مظہر۔ سو جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا۔ ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا۔ اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔ یہ وہ مقام عالی ہے کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہونچ سکتے۔" (توضیح مرام صفحہ ۲۷)

—— (۵) ——

"زمیندار" نے کس قدر لچر اور پوچ بات لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے"۔ کیا نبوت کی داغ بیل ڈالنے کا یہی طریقہ ہے۔ اور نبی اسی طرح داغ بیل ڈالتے رہے ہیں؟ اگر نہیں تو حضرت مرزا صاحب کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر آپ کو اس غلط طریق سے کامیابی کیسے حاصل ہو سکتی تھی؟ "زمیندار" نے لکھا ہے:-

"چونکہ وہ اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ظاہر کرتے تھے۔ اس لئے حضور کی شان میں کھلم کھلا ایسے الفاظ استعمال کرنے سے خود ان کی غرض فوت ہوتی تھی ورنہ شائد وہ اس سے بھی اجتناب نہ کرتے"۔

گویا بقول "زمیندار" مرزا صاحب نے جن "اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے"۔ وہ صرف وہ ہی ہو سکتے ہیں۔ جن کا بروز یا مثیل ہونے کا آپ کو دعویٰ نہ ہو۔ ہم "زمیندار" کی دلیل کو صحیح مانتے ہوئے پوچھتے ہیں۔ کہ پھر وہ کونسا ایسا نبی ہے جس کے بروز و مثیل ہونے کا آپ کو دعویٰ نہ ہو۔ اور آپ نے اس پر مضحکہ اڑایا ہو؟ یقیناً ایسا نبی کوئی نہیں۔ یہ محض "زمیندار" کا افترا ہے۔ عیسائیوں نے سید الکونین کی شان میں گستاخیاں کیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کی غیرت مذہبی نے ان کے سامنے ان کے متبوع کی شان از روئے بائیبل پیش کی۔ تاکہ وہ اس بد زبانی سے باز آئیں۔ مگر ساتھ ہی لکھا:-

"ھذا ما کتبنا من الاناجیل علی سبیل الالزام وانا نکرم المسیح ونعلم انہ کان تقیا ومن الانبیاء الکرام" (ترغیب المومنین حاشیہ صفحہ ۱۹)

کہ یہ انجیلی بیانات ہیں۔ ہمارے اعتقاد میں مسیح برگزیدہ نبی تھے۔ پھر ایک دوسری جگہ "زمیندار" کی دلیل کے مطابق فرماتے ہیں:-

"میں اس کی عزت کرتا ہوں۔ جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا"۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

—— (۶) ——

"زمیندار" نے بد ذات فرقہ مولویان" کا ذکر کر کے علماء کی طرفداری حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اسکے اپنے کالم علماء کی شان میں ہمیشہ سیاہ ہوتے رہے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ زمیندار نے "نفس پرست پیر اور دنیا پرست مشائخ و صوفیہ" (یکم جون صفحہ ۲) کے الفاظ لکھے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے "علماء ھم شر من تحت ادیم السماء" (مشکوٰۃ) کہ اس زمانہ کی ایک علامت یہ ہے۔ کہ اس وقت کے علماء دنیا کی تمام بد تر چیزوں سے بھی بدترین حالت میں ہوں گے۔ اب حضرت مرزا صاحب نے اس حدیث کا ترجمہ کر دیا۔ اور بتا دیا کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ ہاں اگر یہ شبہ ہو کہ کیا وہ علماء اسی زمانہ کے ہیں۔ تو اخبار اہلحدیث کی شہادت پڑھ لیں:-

"افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی۔ راہبر ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوئی ہے۔ تو پھر شیطان کو کس لئے برا کہنا چاہیئے" (بحوالہ برق ۱۷ ر نومبر ۱۹۱۱ء)

؎ "مولوی اب طالب دنیائے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیغمبر کا پتہ ملتا نہیں"
(اہلحدیث ۳۱ رمئی ۱۹۱۲ء)

بالآخر ہم "زمیندار" کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ خواہ وہ اس فرقہ دار فضا میں اپنی غلط راہ روی و شر انگیزی کی غلطی کو محسوس نہ کرتا ہو۔ لیکن ایک نہ ایک دن اسے اپنے افعال پر ضرور ندامت ہو گی۔

خاکسار:- اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان

"زمیندار" کے اعتراضات

زمیندار نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں جو "سنجیدہ اعتراضات" ہم نے کئے قادیان سے ان کا جواب نہ ہو سکا۔ لاحول ولا قوۃ۔ زمیندار کے معیار سنجیدگی پر جس قدر نوحہ کیا جائے کم ہے۔ کیا زمیندار شرفاء کی کسی مسلمہ کمیٹی کے سامنے یہ سوال رکھنے کو تیار ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ زمیندار کبھی ایسی جرأت نہ کرے گا۔ تہذیب و شرافت سنجیدگی و متانت تو آج تک ان نکاہات پر نوحہ کر رہی ہے۔ پھر لاجواب رہنے کی بھی ایک ہی کہی۔ ۱۳ ر جولائی کے الفضل میں ہم نے دریافت کیا تھا۔ کہ حضرت امام کے مضمون متعلقہ سائمن کمیشن میں جو اس فقرہ کا اندراج ظاہر کر کے اس پر ہنسی اڑائی گئی ہے۔

"میرے انتخاب کے لئے سات ووٹوں کی ضرورت تھی۔ لیکن کل تیئس ممبر میرے ساتھ تھے"۔

یہ فقرہ حضرت امام کے مضمون میں دکھاؤ۔ کیونکہ یہ مضمون تو الفضل ہی نے چھاپا۔ اور کسی اخبار کو ہماری طرف سے نہیں بھیجا گیا۔ پس کیا اب تک زمیندار نے اپنے اس سنجیدہ اعتراضات کی توثیق و تصدیق کی۔ اور ہمارے اس چیلنج کا چوہدری افضل حق صاحب ممبر پنجاب کونسل کی معیت میں کچھ جواب بن پڑا۔

—— (۲) ——

پھر ہم نے لکھا کہ تم لوگ کہتے ہو۔ پانچ لاکھ کے جو دستخط حاصل کئے گئے وہ قادیان میں ریلوے سٹیشن بنانے کے لئے استعمال کئے گئے۔ یہ دستخط جس عرضی کے ساتھ بھجوائے گئے۔ اس کا کھوج لگاؤ کس دفتر میں موجود ہے ورنہ جھوٹے اور مفتری پر ہزار لعنت بھیجنے میں ہمارے ہمنوا بنو۔

—— (۳) ——

پھر ہم نے لکھا۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب و میر قاسم علی صاحب پر کسی وارنٹ برائے حاضری عدالت کی تعمیل نہیں ہوئی۔ حالانکہ زمیندار نے شد و مد سے لکھا۔ پس کیا کچھ اس کا ثبوت دے سکے۔ پس وہ کونسے سنجیدہ اعتراضات ہیں۔ جن کا جواب نہیں دیا گیا۔ اب پھر

—— (۴) ——

۱۷ ر جون کے جلسوں کے متعلق لکھتے ہو۔ کہ غیر احمدیوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا۔ مگر اس موقعہ پر کب چندہ غیر احمدیوں سے طلب کیا گیا۔ آٹھ دس واقعات ہی بیان کئے ہوتے۔ زبان سے بے ہودہ بکواس تو ہر سفلہ مزاج کر سکتا ہے۔

—— (۵) ——

پھر لکھ دیا کہ مسجد اقصیٰ سے لوگ بھاگ گئے۔ اور دیوار پھاند گئے۔ مگر آج تک دو چار نام نہ بتلائے۔ یا زمیندار کا نامہ نگار بھی اس کے مدیر شہیرہ کی مانند اندھا ہی ہے۔ وہ کسی کو دیکھ نہیں سکتا۔ اکمل قادیان

ممالک غیر کے احمدی احباب توجہ فرمائیں

ہمارے ایک احمدی بھائی جو بی۔ ایس سی اور محکمہ ایگریکلچر میں ۳۰۰-۱۰-۱۰۰ کے گریڈ میں ملازم ہیں۔ ممالک غیر میں اچھی تنخواہ کی ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی احمدی بھائی کو محکمہ زراعت کے کسی شعبہ کی ہنر پوسٹ کا علم ہو۔ یا آئندہ کبھی اس قسم کی پوسٹ کا پتہ لگے۔ تو فوراً دفتر امور عامہ کو اطلاع بھجوا دیں۔ مشکور ہونگا۔

۲۔ اسی طرح اور کسی پوسٹ کا علم ہوا کرے۔ تو دفتر امور عامہ کو اطلاع بھیج دیا کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

اعلان رشتہ

ایک صاحب ساکن ننگل قادیان۔ بعمر ۳۲ سال۔ قوم ارائیں رشتہ کے خواہشمند ہیں۔ پہلی بیوی و اولاد کچھ نہیں۔ زمین پندرہ گھماؤں چاہی وبارانی ہے۔ صورت گذارہ اچھا ہے۔ خط وکتابت بنام آر۔ بے۔ معرفت امور عامہ قادیان کی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

وصیتیں

نمبر ۲۸۷۷ میں عبدالمنان ولد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول قوم قریشی عمر ۱۸ سال ۲ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۔ ماہ جون ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی حصہ جائداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر دوں۔ اور اس کی رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی (۳) اس وقت میری جائداد حضرت والد محترم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متروکات کے حصہ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور حضرت والدم محترم کی کل متروکات وقف علے الاولاد ہیں جن کی تفصیل ایک الگ کاغذ پر درج کر کے میں نے دفتر انجمن کارپرداز مصالح قبرستان قادیان میں دے دی ہے (۴) وقف مذکور کے قائم رہنے کی صورت میں از روئے شریعت اس کے جتنے حصہ کا میں مستحق ہوں۔ اس کے اور نیز اس کی آمد کے ۱/۳ حصہ کی مالک اور مستحق میری وفات کے بعد انجمن مذکورہ ہوگی۔ اور انجمن مذکورہ کو اس حصہ مذکورہ کے متعلق وہ تمام حقوق اور اختیارات حاصل ہونگے۔ جو میرے ورثاء اور شرکار کو ان کے اپنے اپنے حصہ کے متعلق حاصل ہونگے۔ (۵) اگر وقف مذکور قائم نہ رہا تو اندریں صورت اس جائداد مذکورہ کا جس قدر حصہ از روئے شریعت میری حقیقت قرار پائے گا۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی اور نیز جو جائداد میری خود پیدا کردہ ہو یا مجھے کسی اور ذریعہ سے حاصل ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جس میں میرے کسی رشتہ دار وغیرہ کو کسی قسم کی مداخلت کا حق نہ ہوگا (۶) اس وقت میری ایسی کوئی آمدنی نہیں۔ جو وصیت میں قابل ذکر ہو۔ اور اگر آئندہ میری آمدنی کی کوئی ایسی صورت پیدا ہو گئی۔ جو وصیت میں ذکر کرنے کے قابل ہو۔ تو اس کا ۱/۳ حصہ میں تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقط

بقلم خاکسار محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان۔ العبد عبدالمنان عمر۔ گواہ شد صغرا بیگم۔ گواہ شد پیر منظور محمد بقلم خود۔ گواہ شد مرزا محمود احمد۔ گواہ شد عبدالوہاب عمر

نمبر ۲۸۷۸ میں قدرت اللہ ولد میاں مولا بخش قوم بانندہ پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۶ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۲۱ء ساکن موضع کہاچوں ڈاکخانہ ننگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک کوٹھہ خام مشترکہ بحصہ ۱/۴ قیمتی مبلغ ... واقعہ موضع کہاچوں ہے۔ میرا گذارہ میری تنخواہ مبلغ ... ماہوار ہے۔ میں اپنے نصف حصہ کوٹھہ و آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ نصف حصہ کوٹھہ کی وصیت ۱/۳ حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۶ مئی ۱۹۲۸ء بقلم خود ...

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ ۷ اگست ۔ سردار شبدیو سنگھ اوبرے ۔ کونسل آف سٹیٹ کے آئندہ اجلاس میں عدالت العالیہ پنجاب میں ایک سکھ جج کے تقرر کی تحریک پیش کریں گے ۔

——— فیروزپور ۸ اگست ۔ رام پرشاد خلف دیوان درگا پرشاد ونیئر ایڈووکیٹ فیروزپور شہر پہلا پنجابی ہے ۔ جو کہ ہوائی جہازوں کے بنانے کا کام سیکھنے کے لئے ۱۱ اگست کو ولایت جا رہا ہے ۔

——— لاہور ۹ اگست ۔ آج صبح دس بجے لوکو آڈٹ آفس مغلپورہ کے برآمدہ میں ریلوے کا خزانچی ملازموں کی تنخواہیں دینے کے لئے روپیہ لے گیا ۔ برآمدہ میں تھیلی لئے کھڑا تھا ۔ کہ موٹر سے ایک انگریزی ٹوپی والا اُترا ۔ اس نے جست لگا کر تھیلی اٹھالی ۔ اور پھر موٹر میں جا بیٹھا ۔ اس تھیلی میں ۹۲۳۱۰ روپیہ کے کرنسی نوٹ تھے ۔ خزانچی نے دوڑ کر موٹر پر چڑھنے کی کوشش کی ۔ لیکن صاحب مذکور نے اسے دھکا دے کر گرا دیا ۔ اس کے ساتھ دو اور صاحب بہادر بھی تھے یہ لوگ موٹر لے کر نکل گئے ۔ موٹر ایک سکھ چلا رہا تھا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موٹر ڈرائیور اڈے سے گیارہ بجے سے غائب تھا ۔ اور لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے ۔ پولیس موٹر کے مالک کو پکڑ کر لے گئی ۔ شام کے آٹھ بجے کے قریب موٹر ڈرائیور شاہ عالمی دروازے کے قریب باغ میں مل گیا ۔ اور اسے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا گیا ۔ دوسرے ملزم بھی گرفتار ہو گئے ۔

——— گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ کے تازہ پرچہ میں ایک ہندی رسالہ بعنوان "شرد ھا منجلی" مطبوعہ دہلی کی تمام کاپیاں بحق حضور ملک معظم بدیں وجہ ضبط کئے جانے کا اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ اس میں اس قسم کا مضمون موجود ہے ۔ جو زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند قابل تعزیر ہے ۔

——— راولپنڈی ۹ اگست ۔ اطلاع ملی ہے ۔ کہ ریاست واقع دھیر اور درویش چترال کی سرحد میں سیلاب نے تباہی کا عالم بپا کر دیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک عورت ۔ پانچ بچے اور بہت سے مویشی اور دیگر چیزیں بہہ گئی ہیں ۔

——— دہلی ۸ اگست ۔ سوامی بھوانا نند پر کسی کو زد و کوب کرنے کے الزام میں دفعہ ۳۲۴ کے ماتحت ایک مقدمہ چل رہا تھا ملزم کو جو اپنے مقدمہ کی پیروی خود کر رہا تھا ۔ بارہا یہ تنبیہ کی گئی تھی ۔ کہ وہ جرح میں اپنے جوابات کو صرف امور متنازعہ تک محدود رکھے ۔ اور غیر متعلق جواب نہ دے ۔ انتباہات کے باوجود ملزم غیر متعلق مباحث میں پڑتا رہا ۔ یہاں تک کہ مجسٹریٹ نے اسے تنبیہ کی ۔ اور کہا ۔ کہ اب اس پر توہین عدالت کا دعویٰ دائر کیا جائیگا ۔ ملزم نے اس پر مجسٹریٹ کو گالیاں دینی شروع کر دیں ۔ اور کہا ۔ کہ مجسٹریٹ بے ایمان ہے ۔ اس پر مجسٹریٹ نے ملزم کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ۔ اور جب پولیس اس کی گرفتاری میں مصروف تھی ۔ تو وہ آگے جھکا ۔ اور مجسٹریٹ کے منہ پر تھوک کر دو تھپڑ بھی مار دئے ۔

——— راولپنڈی ۹ اگست پشاور سے خبر موصول ہوئی کہ ایک دیہاتی پٹھان ایک سٹیشنر کی دوکان پر گیا ۔ اور ایک سلیٹ پنسل کی قیمت پوچھی ۔ قیمت پر جھگڑا ہو گیا ۔ پٹھان نے دوکاندار کو گالی دے دی ۔ دوکاندار نے وہی سلیٹ پنسل خریدار کے گلے میں چبھو دی ۔ پٹھان پولیس اسٹیشن پر بیان دینے کے لئے چلا گیا ۔ مگر وہاں جاتے ہی مر گیا ۔ پولیس نے ملزم کو فوراً گرفتار کر لیا ۔

——— بمبئی ۹ اگست ۔ کل صبح ناپین سی روڈ میں ایک مالی کی عورت کے ہاں بندر پیدا ہوا ۔ بندر کو فوراً مار دیا گیا ۔ اور اسے پولیس چوکی میں پہونچایا گیا ۔ ماں کی صحت اچھی ہے ۔

——— علاقہ سندھ کے لوگ طغیانی کے خوف سے گاؤں چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں ۔

——— پشاور ۸ اگست ۔ تعلیم نسواں کو زیادہ عام کرنے اور اس میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ملکہ ثریا افغانستان میں جد و جہد کر رہی ہیں ۔ اس مقصد کے لئے آپ نے ایک جلسہ کیا ۔ اور شاہ کی اجازت سے اعلان کیا ۔ کہ وہ عنقریب ۲۵ لڑکیوں کی ایک جماعت کو طبی اور کیمیائی تعلیم کے لئے ترکی بھیجنے والی ہیں ۔

——— پنجاب کے متعدد اضلاع اقتصادی تباہی میں مبتلا ہیں ۔ اور موجودہ موسم گرما میں امساک باراں کی وجہ سے کاشتکاری کو نقصان پہونچا ہے ۔ اس سے قحط سالی کے مصائب برداشت کر رہے ہیں ۔ سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے ۔ کہ امسال جس قدر گرمی کی شدت اور امساک باراں ہوئی ہے ۔ اس کی مثال گذشتہ چودہ سال کے عرصہ میں نہیں ملتی ۔

——— صوبہ پنجاب کی زراعت کا تقریباً نصف حصہ بارانی ہے ۔ اس لئے ماہ اکتوبر میں کسی قسم کی زرعی پیداوار کی کوئی امید نہیں ۔ فصل خریف کی ناکامی کی وجہ سے انسان اور مویشی دونو کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا ۔

——— ڈاکٹر نارمنڈ ماہر علم تغیرات موسمی کا بیان ہے ۔ کہ ماہ اگست و ستمبر میں کافی بارش کے آثار ہویدا ہیں ۔ اگر ڈاکٹر مذکور کا اندازہ صحیح نکلا ۔ تو امید ہے ۔ کہ ماہ اکتوبر میں کاشت ہو سکے گی ۔ اور آئندہ ماہ اپریل میں فصل گندم کی کافی پیداوار حاصل ہو جائے گی ۔

——— حرارت بھی اس سال غیر معمولی رہی ہے ۔ اس سال مئی ۔ جون ۔ جولائی کی اوسط گرمی ۱۰۵ و ۹ رہی ہے ۔ گذشتہ بیس سال کے عرصہ میں صرف دو دفعہ زیادہ حرارت دیکھنے میں آئی ہے یعنی ۱۹۱۵ء میں ۱۰۷ و ۵ اور ۱۹۱۱ء میں ۱۰۷ و ۱۲ تک پہونچ گئی تھی

ممالک غیر کی خبریں

——— برطانیہ ایک عجیب و غریب ہوائی جہاز تیار کر رہا ہے ۔ جو پچاس لاکھ مکعب فٹ ہے ۔ اس جہاز میں ایک سو آدمی بآسانی سفر کر سکیں گے ۔ اس حیرت انگیز صنعت کا معائنہ کرنے کے لئے پچاس ساٹھ ارکان پارلیمنٹ اس پر سوار ہونگے ۔

——— رگبی ۸ اگست ۔ سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے کہ سر آسٹن چیمبرلین کی علالت کے دوران میں وزیر خارجہ کا کام لارڈ کشنڈم انجام دیں گے ۔ اور جمعیت الاقوام کی کونسل اور اسمبلی کے آئندہ اجلاسوں میں بھی انگلستان کی طرف سے وہی نمائندگی کریں گے ۔

——— امریکن سرمایہ داروں کی ایک انجمن نے حکومت ایران کے ساتھ معاہدہ طے کیا ہے ۔ کہ وہ دو کروڑ پچاس لاکھ گنی کے معاوضہ میں خلیج فارس پر کے مقام فیور موسی سے بحیرہ خضر تک ریلوے لائین تعمیر کر دیگی ۔

——— ترکی میں مردم شماری کی جدولوں کے تیار ہو جانے کے بعد معلوم ہوا ہے ۔ کہ ترکوں میں مردوں کی تعداد ۶۵ لاکھ ۴۸ ہزار ۴ سو ۴۰ ہے ۔ اور ۷۰ لاکھ ۷۵ ہزار ۸ سو ایک عورتیں ہیں ۔ اس طرح مردوں سے عورتوں کی تعداد بقدر ۴ لاکھ ۱۹ ہزار ۳ سو ۶۷ زیادہ ہے ۔

——— بٹیویا ۹ اگست ۔ ۴ ۔ ۵ اگست کو ڈچ انڈیز کا جزیرہ پالودن آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے سے بالکل تباہ ہو گیا چھ گاؤں آگ سے ویران ہو گئے ۔ ایک ہزار آدمی ہلاک ہو گئے ۔ چھ سو آدمی اُڑتے ہوئے آتش فشاں مادوں کے لگنے سے مجروح ہوئے ۔ اس کے ساتھ ہی زلزلہ آنے سے بندرگاہ پانی میں دھنس گیا ۔ جس سے کئی جانوں کا نقصان ہوا ۔ صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ۔

——— لنڈن ۹ اگست ۔ سر سیسل ہنٹر ماڈویل ۲۸ ستمبر ۱۹۰۳ء سے جنوبی افریقہ کے گورنر مقرر کئے گئے ۔ ۱۹۲۵ء سے آپ برٹش گیانا کے گورنر اور سپہ سالار اعظم تھے ۔

——— لنڈن ۹ اگست ۔ جدہ کانفرنس جو سلطان ابن سعود اور گلبرٹ کلیٹن کے مابین ہو رہی تھی ۔ ناکام رہی ۔ عراقی سرحد پر حفظ ماتقدم کے طور پر تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ۔

——— بوڈاپسٹ ۔ ایک عورت جو پاگل تھی ۔ جس وقت اسے پاگل خانہ کی طرف لے جایا جا رہا تھا ۔ تو موٹر کو جس میں وہ عورت سوار تھی حادثہ کا سامنا کرنا پڑا ۔ پاگل عورت زخمی ہو گئی ۔ جب اسے ہسپتال میں پہنچایا گیا ۔ تو معلوم ہوا ۔ کہ حادثہ کی وجہ سے اسکا پاگل پن دور ہو گیا ہے ۔ اور ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

اخبار احمدیہ

حصہ وصیت میں اضافہ

جناب سیٹھ جی ایم ابراہیم صاحب کی صاحبزادی شہر بانو صاحبہ ساکن سکندر آباد دکن نے جب ۱۹۲۱ء میں وصیت کی۔ تو اس وقت ان کی جائداد ۷۶۳۴ روپیہ کی تھی۔ اور اب ان کی جائداد ۴۰۰ ۴ روپے کی رہ گئی ہے۔ انہوں نے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرکے ۱۴۰۰ روپے کے حصص ایل فلاور مل کمپنی سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان منتقل کردئے ہیں۔ اسی طرح محترمہ مذکورہ نے ۱۰۰۰ روپے کے زیورات اپنی لڑکی محترمہ فیض النساء صاحبہ کو دیکر اس سے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرائی۔ اور اب فیض النساء صاحبہ نے بھی بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرکے ۶۷ روپے کے حصص ایل فلاور مل کمپنی سے بحق صدر انجمن منتقل کرادئے ہیں۔ ہر دو موصیوں کا نمونہ قابل شکرگذاری ہے۔ اور جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی سعی بھی قابل شکریہ ہے۔ کہ جن کی توجہ اور کوشش سے یہ کام ہوا ۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

اعلان نظارت تعلیم و تربیت

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو جماعت ہائے کشمیر کی تربیت کیلئے بھیجنے کے متعلق قبل ازیں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ وہ اگست کے پہلے ہفتہ میں یہاں سے روانہ ہوں گے۔ مگر درس قرآن کریم کے نوٹ تحریر کرنے کیلئے ان کو روک لیا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ ایک ماہ بعد روانہ ہوسکیں گے ۔ ناظر تعلیم و تربیت

اعلان نظارت امور خارجہ

احمدیہ پلاٹون پلٹن ۱/۱۴ پنجاب رجمنٹ جہلم کیلئے مخلص احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس پلٹن میں راولپنڈی جہلم۔ شاہ پور اور گجرات کے علاقہ کے احمدی نوجوان بھرتی ہوسکتے ہیں۔ زمیندار طبقہ کے مضبوط نوجوان درکار ہیں۔ ایسے تعلیم یافتہ بھی شامل ہوسکتے ہیں۔ جو مضبوط ہوں اور سپاہی رینک میں بھرتی ہوکر جلد ترقی کرجائیں۔ خصوصاً انگریزی دان شوقین پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں : لفٹننٹ محمد نواز خاں احمدی انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی چکوال ضلع جہلم ۔ ناظر امور خارجہ قادیان

موضع مومیونوال میں مباحثہ

موضع مومیونوال ضلع جالندھر میں ۲۲ جولائی ۱۹۲۸ء کو "ختم نبوت" پر مولوی محمد یار صاحب سے مباحثہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی۔ خدا کے فضل سے نہایت کامیاب مباحثہ ہوا۔ جس کے بعد حسب ذیل پانچ اصحاب نے بیعت کی۔

۱۔ رحمت اللہ خان کاناں ضلع جالندھر ۲۔ شریف بی بی دختر چوہدری غلام جیلانی صاحب ذیلدار مومیونوال ضلع جالندھر ۳۔ رشید بی بی دختر چوہدری غلام جیلانی صاحب ذیلدار مومیونوال ضلع جالندھر۔
۴۔ محمدی بیگم دختر چوہدری غلام علی صاحب " "
۵۔ بی بی صاحب زوجہ فضل الدین " " "

ضرورت کتاب

رسالہ احمدیہ موومنٹ و برٹش گورنمنٹ جو دفتر ہذا نے تالیف کرکے شائع کیا تھا۔ اس کا کوئی نسخہ دفتر میں نہیں رہا۔ اگر کسی صاحب کے پاس زائد نسخے ہوں۔ تو ہمیں ارسال کرکے مشکور فرمائیں۔ کیونکہ اکثر اسکی ضرورت رہتی ہے اور جب تک نئے نہ چھپوائے جائیں یہ کام آتے رہیں۔

مفتی محمد صادق ناظر امور خارجہ قادیان

پتہ درکار ہے

میاں عبدالرحیم ولد مستری اسد دین صاحب ساکن نواں محلہ۔ شہر جہلم۔ آجکل کہاں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ ہو۔ تو اطلاع دیں۔

بشیر احمد احمدی ضلع دار نہر رحیم یار خان ۔ ریاست بہاولپور

۲۔ اپر برہما یا لوئر برہما میں جو احمدی دوست رہتے ہیں۔ ان تمام دوستوں سے التماس ہے۔ کہ مہربانی فرماکر اپنا پتہ انجمن احمدیہ رنگون کو بھیجدیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت بذریعہ خط سلسلہ کے متعلق مشورہ کرسکیں : پتہ انجمن احمدیہ رنگون۔ جناب عبدالقادر صاحب کنی گلی ۳۹ مکان نمبر ۱۸۰ رنگون

ولادت

نواب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب ممباسہ نے ۶ شلنگ الفضل میں بھجوائے ہیں۔ تاکہ کسی غریب کے نام ۶ ماہ کیلئے الفضل جاری کردیا جائے۔ اس خوشی میں کہ ان کے عزیز بھائی میر عزیز الدین صاحب احمدی کے ہاں اللہ تعالے نے فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے ۔ (مینیجر)

۲۔ اللہ تعالے نے اپنے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعاؤں سے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالے مولود مسعود کو خادم سلسلہ اور خادم دین بنائے۔ میں اس مولود مسعود کو سلسلہ احمدیہ کیلئے وقف کرتا ہوا تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کریں۔ اللہ تعالے قبول فرمائے۔

خاکسار غلام احمد خاں کریام ضلع جالندھر

۳۔ ۱۰ راگست ۱۹۲۸ء خدا تعالے کے فضل سے میرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے اسے نیک صالحہ بنائے۔ اور والدین کیلئے قرۃ العین کا موجب ہو۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

۴۔ مورخہ ۲۳ جولائی۔ اللہ تعالے نے میرے ہاں دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے عبدالقادر نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مولود نیز اس کے پہلے بھائی اور بہن کیلئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے ان سب کو صالح اور خادم دین بنائے ۔

خاکسار مصباح الدین قادیان

دعائے مغفرت

میری مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ جو مخلص احمدی تھیں مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۸ء کو اس دار فانی سے رحلت فرماگئیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار غلام احمد اختر پشاور صدر

۲۔ میرے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب جو ایک مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے ہی جماعت میں داخل تھے۔ ۲۲ جولائی کو فوت ہوئے۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد یوسف مینگاؤں

۳۔ مولوی سراج الدین احمدی سکنہ کوٹ کوڑا اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ نور حسن کومی۔

۴۔ میری لڑکی بقضائے الہی ۲۶ جولائی کو فوت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں : فقیر اللہ بھینی باجوہ

۵۔ میرا بچہ منیرالدین احمد ۲۶ جولائی ۱۹۲۸ء کو فوت ہوگیا ہے۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

الیاس الدین بھیرول (؟)

۶۔ ۳۱ جولائی ۱۹۲۸ء عزیزم شیخ نذیر احمد صاحب کی دختر عزیزہ مبارکہ اپنی ۲/۱ ۳ سالہ عمر میں خالق حقیقی کے پاس جاپہنچی ہوگئی۔ چونکہ عزیز کا ایک لڑکا بھی چند ماہ ہوئے داغ مفارقت دیگیا تھا۔ اس لئے سب احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے اسے صبر جمیل عطا فرماکر نعم البدل عطا فرمائے :

شیخ مشتاق حسین دارالسلام گوجرانوالہ

۷۔ میری اہلیہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء کو فوت ہوگئی ہے۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ملک محمد حنیف امین آباد

۸۔ عبدالجبیں تھورلور برہما میں رہتے تھے۔ چند روز ہوئے کہ فوت ہوگئے۔ بہت مخلص احمدی تھے۔ رنگون کی جماعت نے ان کا جنازہ غائب پڑھا تھورن میں ان کے سوا کوئی دوسرا احمدی نہ تھا۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ مرحوم کیلئے دعا مغفرت کریں۔

۹۔ میری بیوی جو کہ نیک صالحہ اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیتے والی تھی بقضائے الہی فوت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں

محمد بخش کیسٹل فارم حصار

۱۰۔ میری بیوی بردز منگل ۱۹ جون کو فوت ہوگئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں : مرزا میراں بخش ڈسکہ

درخواست امداد

ایک معزز بھائی سخت مالی مشکلات میں ہیں۔ جو چھ سو روپے قرض چاہتے ہیں۔ اور بیس روپے ماہوار قسط کے حساب ادا کرنے کا اقرار کرتے ہیں۔ نیز بطور شکریہ اصل رقم سے کچھ زیادہ دینے کا بھی وعدہ کرتے ہیں۔ شخصی ضمانت کا بھی انتظام کردیں گے۔ اگر کوئی صاحب ان کی مدد کرسکیں۔ تو بہت ثواب کا کام ہوگا۔ ایڈیٹر الفضل سے ان کا پتہ معلوم کیا جاسکتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴ قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۲۸ء جلد ۱۶

اولیاء اللہ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَاھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے درس القرآن میں اولیاء اللہ کی جو تشریح بیان فرمائی۔ اور جس میں جماعت احمدیہ کو ایک نہایت ضروری اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے وہ مختصر طور پر اپنے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے:

اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں۔ اور لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون کن کی علامت ہے۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

عن عباد اللہ عباد لغبطھم الانبیاء والشھداء قیل من ھم یا رسول اللہ لعلنا نحبھم۔ قال ھم قوم تحابوا فی اللہ من غیر اموال ولا انساب وجوھھم نور علےٰ منابر من نور لایخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں۔ کہ جن پر نبی اور شہید بھی رشک کرتے ہیں۔ صحابہؓ نے کہا۔ کون ہیں وہ یا رسول اللہ۔ ہمیں بتایئے۔ تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ وہ لوگ ہیں۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ فلاں شخص مالدار ہے۔ یا بڑے خاندان سے ہے۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ خدا نور کے منبروں پر انھیں کھڑا کرتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے۔ کہ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو وہ نڈر ہوتے ہیں۔ اور جب لوگ اپنی گذشتہ باتوں پر جزع فزع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان کی ہمتیں قائم ہوتی ہیں۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ایک نبی کے ہاتھ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ کسی کے دولت مند ہونے یا بڑا خاندانی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ آپس میں دینی بھائی ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی پہلی علامت ہے۔ دوسری علامت یہ ہے۔ کہ وہ دنیا کی پیش آنیوالی مشکلات اور مصائب سے ڈرتے نہیں۔ اور مافات سے ان کی امنگیں ٹوٹتی نہیں۔ اور ہمتیں پست نہیں ہوتیں۔

یہ ہے اولیاء اللہ بننے کا طریق۔ کہ ان باتوں کو پیدا کیا جائے آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کیا جائے۔ کسی سے بغض نہ رکھا جائے۔ کسی قسم کا تفرقہ نہ پیدا کیا جائے۔ ایک دوسرے سے دلی محبت کی جائے قطع نظر اس سے کہ وہ کون ہے۔ دولتمند اور اعلےٰ خاندان سے ہے۔ یا غریب اور معمولی درجہ کا ہے۔ پھر دنیا سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

جن لوگوں میں یہ صفات پیدا ہو جائیں۔ انھیں سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اولیاء اللہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور جب وہ اولیاء اللہ بن جائیں۔ تو پھر ان کی کامیابی اور غلبہ میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کیونکہ وہ لوگ جو خدا کے لئے ایک ہو جاتے ہیں وہ خدا تعالےٰ کے لئے ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور پھر پہاڑ کی طرح مصائب اور تکالیف کے مقابلہ میں جم جاتے ہیں۔ ان پر دنیا کی کوئی طاقت غالب نہیں آسکتی۔

اولیاء اللہ کی ان علامتوں کو مدنظر رکھکر ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں کس حد تک یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ کیا وہ اپنے سارے بھائیوں سے محض اللہ تعالےٰ کے لئے محبت رکھتا ہے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے۔ ضرورت کے موقعہ پر حتی الامکان ان کی امداد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی سے کینہ اور بغض تو نہیں رکھتا کوئی لڑائی جھگڑا تو پیدا نہیں کرتا۔ کسی کو اپنے ہاتھ یا اپنی زبان سے تکلیف تو نہیں پہونچاتا۔ اگر ایک طرف اس میں یہ باتیں پائی جاتی ہوں اور دوسری طرف وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور ہر تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو۔ کوئی مشکل اسے ہراساں نہ کر سکے۔ کسی مصیبت کے وقت اس کا حوصلہ پست نہ ہو۔ اور کوئی صدمہ اسے بے دل اور مایوس نہ کر سکے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اسے وہ درجہ حاصل ہو گیا۔ جو خدا کے محبوب بندوں اور اولیاء اللہ کا ہے۔ اور اب اس کے لئے اور نہ صرف اس کے لئے بلکہ اس کے تمام بھائیوں اور ساری جماعت کے لئے کامیابی اور کامرانی کا دروازہ کھل گیا ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

ہماری جماعت کے جن لوگوں میں یہ باتیں پائی جائیں۔ انھیں مبارک ہو۔ اور جو اس بارے میں کمی محسوس کریں۔ انھیں جلد سے جلد اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ دین و دنیا کی کامیابی جو ہمارا انتظار کر رہی ہے۔ ہمیں جلد سے جلد حاصل ہو جائے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے منشا اور ارادہ کو دنیا میں پورا کرنے والے بنیں۔

قومی خدمت کیلئے مالی قربانی کی ایک نظیر

ہمارے ملک میں لیڈرشپ بعض صورتوں میں ایک پیشہ ہو گیا ہے برخلاف اس کے یورپ میں لیڈروں کو قومی خدمت کے لئے بیش قرار قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج سابق وزیر اعظم لبرل پارٹی کے لیڈر ہیں۔ وہ سالانہ بیس ہزار پونڈ قریباً ۳ لاکھ روپیہ اخبارات میں مضمون نویسی سے پیدا کرتے ہیں۔ گذشتہ چھ سال سے مسٹر لائڈ جارج چوٹی کے جرنلسٹ ہیں۔ اور سب سے زیادہ معاوضہ جس شخص کے آرٹیکل کا دیا جاتا ہے۔ وہ یہی بڈھا ہے جو امریکہ کی ایک اخباری کمپنی کو ہر پندرہ روز کے بعد ایک آرٹیکل دیتا رہا ہے۔ اور ہر آرٹیکل کے لئے اس کو آٹھ سو پونڈ یا قریباً بارہ ہزار روپیہ ملتا ہے۔ مگر اب اس نے اپنی پارٹی کے احیا کے لئے اپنی تمام کوششوں کو اسی طرف لگا دینے کا ارادہ کیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ اس بیش قرار آمدنی کو قربان کر دے گا یہ ہے قومی خدمت کے لئے قربانی کا اعلےٰ جذبہ اور ایثار کا عدیم المثال نمونہ۔

ہم جنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے ہمیں اس سے بھی بڑھ کر نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے لئے دنیا صرف دارالعمل ہے۔ دارالجزا آخرت ہی ہے۔

ووکنگ مشن کے حسابات

خواجہ کمال الدین صاحب یورپ میں اشاعت اسلام کے نام سے جو لاکھوں روپیہ مسلمانوں سے لے چکے ہیں۔ ایک عرصہ سے اس کے حساب کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ آخر بڑی دیر اور بار بار کے اصرار کے بعد خواجہ صاحب بولے۔ انھوں نے بعض رقوم کو تو ذاتی بتا کر ان کا حساب دینے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور بعض کے متعلق کہا کہ ان کا حساب کتاب انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے

انجمن اس کی ذمہ وار ہے ۔

اگرچہ خواجہ صاحب کا یہ بیان بھی کوئی تسلی بخش نہ تھا۔ لیکن انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اس کی تردید میں جو اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس نے معاملہ کو اور بھی الجھن میں ڈال دیا ہے۔ اس اعلان میں فنانشل سکرٹری انجمن اشاعت اسلام نے لکھا ہے:-

"آج کل اخبارات میں ووکنگ مشن پر اعتراضات کے سلسلہ میں یہ بحث بھی ہو رہی ہے۔ کہ ووکنگ مشن کا آمد و خرچ کس حد تک احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی زیر نگرانی ہے۔ سو اس کے متعلق واقعات یہ ہیں۔ کہ آخری مرتبہ دسمبر ۱۹۲۲ء کے آخری ایام میں خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ حساب کتاب انجمن کی نگرانی میں دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ نگرانی میں دیا جاتا تھا اور اس کے مطابق ایک تحریر بھی لکھ دی تھی۔ اس پر کوئی چھ سات ماہ کا عرصہ گذر جانے کے بعد ووکنگ کے بل دفتر انجمن میں آنے شروع ہوئے۔ مگر ابھی تک کل امور کا تصفیہ نہیں ہوا (اتنی جلدی تصفیہ کی کیا ضرورت ہے) اور نہ ہی انجمن کی پوری نگرانی کے ماتحت سارا حساب کتاب آیا ہے۔" (مدینہ ۹ راگست)

اس اعلان میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ اس مشن کی آمد کون وصول کرتا ہے۔ اور انجمن کی پوری نگرانی کے ماتحت سارا حساب نہ آنے سے کیا مراد ہے ۔

اس کے جواب میں خواجہ نذیر احمد صاحب ابن خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اعلان شائع کرایا ہے۔ اس میں لکھا ہے:-

"مشن کی آمد کل کی کل ریزرو فنڈ کے سوا خزانہ مشن میں بہ تحویل انجمن جمع ہوتی ہے۔ اس کی رسید فنانشل سکرٹری انجمن کے نام سے بحیثیت فنانشل سکرٹری مشن رسالہ اشاعت اسلام کے ہر ماہواری نمبر میں عموماً چھپ جاتی ہے"

اس کے علاوہ صاف طور پر یہ بھی لکھا ہے:-

"چند رقوم ریزرو فنڈ اور ایک اور رقم مخصوص شدہ کے سوا کوئی حساب کتاب ایسا نہیں۔ جو تصفیہ طلب ہو۔ اور انجمن کے ہاتھ میں نہ ہو کوئی ایسا فنڈ ہے۔ جو خواجہ صاحب کے ہاتھ میں ہو۔ اور اس کا حساب خواجہ صاحب کے ذمہ ہو" ۔

یہ الفاظ انجمن اشاعت اسلام کے بیان کی پوری پوری تردید کر رہے ہیں۔ اور اسے ووکنگ مشن کے حسابات کی ذمہ وار قرار دے رہے ہیں۔ بجائیکہ انجمن اس سے انکار کر رہی ہے ۔

اب کس کی بات کو درست سمجھا جائے۔ اور کس کی بات کو غلط۔ ووکنگ مشن کے کارکنوں اور انجمن اشاعت اسلام کو چاہئے حسابات کا مطالبہ کرنے والوں کو لفظی ہیر پھیر سے پریشان نہ کریں۔ بلکہ صفائی کے ساتھ اسے پیش کر دیں۔ موجودہ حالت میں ان کی دیانت اور امانت کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہونے لازمی ہیں ۔

اشارات

پیغام صلح (۷ راگست) لکھتا ہے:-

"سچے اعتراض کرنا تو از بس ضروری ہوتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں حق پرستی مومن کی شان ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا خدا کا حکم ہے"

اس کے متعلق ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اس وقت سے لے کر جبکہ مولوی محمد علی صاحب کو غیر مبایعین نے امیر بنایا۔ انھوں نے اب تک کون کونسے اعتراضات بالمشافہ ان کے منہ پر کئے۔ اور کتنی دفعہ "حق پرستی" کی اس "شان" کا ثبوت پیش کیا۔ اور خدا کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ کیا "پیغام صلح" ان اعتراضات کی ایک فہرست شائع کر دے گا۔ ورنہ وہ سمجھ لے۔ ان الفاظ کے رو سے خود اس پر اور اس کے حامیوں پر کیا فتوے عائد ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ اپنے امیر کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں۔ تو اس کا اعلان کریں ۔

پیغام صلح (۷ راگست) نے دعوے کیا ہے:-

"شروع شروع میں جب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ بنتے ہیں۔ اس وقت یہ فرض کیا گیا تھا۔ کہ خلیفہ معصوم عن الخطا ہوتا ہے"

یہ فرض کس نے کیا تھا۔ اگر غیر مبایعین نے اپنی الٹی سمجھ کی وجہ سے کبھی ایسا کیا تھا۔ تو یہ اُن کی بے ہودگی تھی۔ اور اگر مبایعین نے یہ کہا۔ تو پیغام ثبوت پیش کرے۔ اور وہ تحریر دکھائے جس میں خلیفہ کو معصوم عن الخطا لکھا گیا ۔

"پیغام صلح" رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "آخری نبی" قرار دے کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کر کے جو فضل دنیا پر کیا کرتا تھا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے بند ہو گیا۔ اب دُنیا کے لوگوں میں ہر قسم کی برائیاں اور بدکاریاں تو پیدا ہو سکتی ہیں۔ اور پیدا ہو رہی ہیں۔ لیکن اب کسی کو نبوت کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جسے خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے بہت بڑا روحانی انعام قرار دیا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں آچکے ہیں اگر کسی شاہی خاندان کا آخری بادشاہ۔ اور اگر کسی گھرانہ کا آخری فرد اس لئے قابل تعریف ہو سکتا۔ کہ اس پر آکر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ تو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "آخری نبی" قرار دینا بھی آپ کی تعریف ہوگی ۔

لیکن اگر حکومت یا خاندان کا خاتمہ کرنے والے کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ تو پیغام اور اس کے ساتھیوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ "آخری نبی نمبر" شائع کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جس کا وبال یقیناً ان پر پڑے گا۔ اور اتنا تو ابھی سے نظر آ رہا ہے۔ کہ ان کی عقل اور سمجھ پر پتھر پڑنے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۳ راگست کے "پیغام" میں بقلم جلی یہ الفاظ شائع کئے گئے ہیں:-

"پیغام صلح کا آخری ہی نمبر"

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "آخری نبی" قرار دینے والے اخبار کا وہ پرچہ خدا کرے "پیغام صلح کا آخری ہی نمبر" ثابت ہو۔ تا اچھی طرح اس کی سمجھ میں آجائے۔ کہ "آخری" ہونا قابل تعریف بات ہے۔ یا قابل مذمت ۔

"پیغام صلح" ہمارے متعلق "مقدسین قادیان" کے الفاظ بطور گالی استعمال کر رہا ہے۔ اگر مقدس کے معنی پیغامی لغت میں ایسے ہی معیوب ہیں۔ جیسا کہ وُہ ظاہر کرتا ہے۔ تو کیا عند اپنا پیغامیوں کے نزدیک پسندیدہ الفاظ ہیں۔ اور کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ انھیں اسی خطاب سے مخاطب کیا جائے جس کے وُہ اپنے افعال کے لحاظ سے پورے پورے مصداق بھی ہیں۔ ہماری طرف سے انھیں اجازت ہے۔ کہ ہمیں زمرۂ مقدسین میں شامل کریں۔ اور ہم خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وُہ ہمیں ایسا ہی بنائے۔ کیا پیغامی "مقدسین" کی ضد کے مصداق بننا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں ۔

اخبار "اہلحدیث" نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ غلط بیانی کی تھی۔ کہ ولائت میں انھوں نے وزیر ہند سے مل کر اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے یہ درخواست کی تھی۔ کہ کونسلوں اور اسمبلی میں ہم احمدیوں کی قائمقامی الگ کر دی جائے ۔

"پیغام صلح" نے بھی اس افتراپردازی سے اپنا صفحہ مزین کرنا ضروری سمجھا تھا۔ لیکن جب ثبوت طلب کیا گیا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ جن ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ لنڈن میں تھے۔ ان دنوں وزیر ہند وہاں موجود ہی نہ تھے۔ تو "پیغام صلح" نے تو پردۂ ندامت میں منہ چھپا لیا۔ اور اہلحدیث نے ۱۰ راگست کے پرچہ میں اپنے پہلے بیان کو بدلکر وزیر ہند کی بجائے سرکاری حلقے کر دیا ہے اُور ساتھ ہی یہ لکھکر کہ "ہمارے پاس اس دعوے کا ثبوت سرکاری ہے۔ مگر ہم اسے پیش کرنا نہیں چاہتے" مؤکد بعذاب حلف" کا مطالبہ کیا ہے مگر سوال یہ ہے۔ مولوی صاحب جب اپنا پہلا بیان بدلکر اپنے جھوٹے ہونیکا خود ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ تو انھیں نئی افتراپردازی پر مطالبہ حلف کا کیا حق ہے۔ اور کیوں وہ سرکاری ثبوت پیش نہیں کرنا چاہتے۔ یہ محض انکی دھوکہ دہی ہے۔ پھر انھیں اپنی افتراپردازی کے متعلق مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ کرنے سے قبل ہمارے ان مطالبات کو پورا کرنا چاہیے۔ جو اہم مذہبی مسائل کے متعلق ان کے ذمہ ہیں۔ وہ پہلے اپنا ثبوت پیش کریں۔ اور پھر حلف کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

برتھ کنٹرول کے جواز کا ایک پہلو

(۱ بتی)

مالتھس جو ایک مشہور ماہر اقتصادیات ہیں۔ ان کی ایک تھیوری ہے۔ کہ دنیا کی آبادی میں اضافہ کے باعث انسانی ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ اور روز بروز اشیائے خورد و نوش کی مانگ زیادہ ہو رہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی ملک کی پیداوار اس حد تک ترقی نہیں کر رہی۔ کہ بنی نوع انسان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکے۔ لہذا آئندہ بچوں کی پیدائش میں ارادتاً کمی کر دینی چاہیئے۔ جسکو طبی اصطلاح میں برتھ کنٹرول کہتے ہیں۔

برتھ کنٹرول کی تائید میں فرانس اور امریکہ کی آواز سب سے زیادہ بلند ہے۔ چنانچہ وہاں بہت سے کلب اور سوسائٹیاں ایسی قائم ہو گئی ہیں۔ جو بڑے زور شور کے ساتھ اس عمل کی تائید میں پراپیگنڈا کر رہی ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ان کلبوں کی ممبر زیادہ تر عورتیں ہیں۔ اور وہ بھی امیر طبقہ کی ؛

بہت سی کتابیں برتھ کنٹرول اور تدابیر مانع قرار حمل کے متعلق لکھی جا چکی ہیں۔ ذیل میں وہ موٹی موٹی وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ جن کی بنا پر وہ لوگ اس عمل کو جائز اور ضروری قرار دیتے ہیں۔

۱۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے غریب غریب گھرانوں میں آٹھ آٹھ دس دس بچے ہو جاتے ہیں۔ جن کیلئے خوراک مہیا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ آٹھ دس کمزور اور مریل بچے دنیا میں زندہ رہیں۔ (جو آئندہ نسل کو بھی کمزور کر دیں) کیوں نہ ہو کہ ہر گھر میں ایک ہی بچہ ہو۔ جو خوب تندرست مضبوط اور خوبصورت ہو۔ اور جس کی آئندہ نسل بھی مضبوط رہے۔

کہنے کو تو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور وجہ معقول نظر آتی ہے۔ مگر ادنیٰ تدبر سے یہ واضح ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا خیال سراسر جہالت بلکہ حماقت پر مبنی ہے۔ مانا کہ بعض گھروں میں اور غریب گھرانوں میں ۸۔۱۰ بچے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس بات کی کون گارنٹی دے سکتا ہے۔ کہ یہ سب بچے لمبے عرصہ تک زندہ بھی رہینگے۔ پس کوئی گھرانہ خواہ وہ کتنا ہی غریب ہو کبھی اس بات کو پسند نہیں کریگا۔ کہ غربت کی وجہ سے چند بچوں کو مار ڈالے یا بیچ ڈالے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک بچہ کے پیدا ہونے میں ۹ ماہ لگتے ہیں۔ اور اس طرح ۸۔۱۰ بچوں کا گھرانہ کہیں ۱۰۔۱۵ سال میں جا کر بنتا ہے۔ مگر ان کی وفات تو ایک منٹ میں ہو سکتی ہے۔

دراصل یہ لوگ قدرت کے اس قانون کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ جو اس نے دنیا کی آبادی کو اعتدال پر رکھنے کے لئے بنا رکھا ہے۔ یعنی طبعی موت۔ اس کے علاوہ اور ایسے حادثات بھی ہیں۔ جن سے دنیا کی آبادی میں بعض دفعہ یک لخت لاکھوں کی کمی ہو جاتی ہے۔ مثلاً وبائی امراض قحط زلزلہ طوفان جنگ وغیرہ۔ پس قدرت کی موجودگی میں اپنے ہاتھ سے دنیا کی آبادی کو کم کرنے کا خیال ایک قسم کا جنون ہے ؛

۲۔ بعض کے نزدیک غربت اس کے جواز کی ایک دلیل ہے۔ مگر یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ انسان کی زندگی کے بقا کے سب سامان اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ وہ خدا جو بچے کی پیدائش سے قبل اس کی ضروریات سے اگتا زیادہ دودھ اس کی ماں کی چھاتیوں میں جمع کر دیتا ہے۔ کیا وہ بعد میں (جبکہ وہ خود بھی ہمت کر سکتا ہے) اس کو یوں ہی چھوڑ دیگا۔ لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم و ایاکم۔ جو صفت رحمانیت کے ماتحت بغیر عمل کے دیتا ہے۔ وہ صفت رحیمیت کو کس طرح نظرانداز کر کے اس کی کوشش کا بدلہ نہ دیگا۔ کہ زمین کے اندر جو وسیع خزانے انسان کی بقائے زندگی کے سامانوں کے قدرت نے دفن کر رکھے ہیں۔ وہ ہمارے احاطہ علم سے باہر ہیں مگر ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ اس کی تائید کر رہا ہے۔ چنانچہ جب کوئلہ کی کانیں ختم ہونے لگیں۔ تو سائنسدانوں کو فکر ہوئی۔ کہ اب دنیا کی ترقی رک جائیگی۔ مگر اس علیم و حکیم خدا نے مٹی کے تیل کا ایک وسیع سمندر ان کے لئے زمین کے نیچے جاری کر دیا۔ اب پھر جبکہ مٹی کے تیل کے خزانہ کے ختم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ تو سورج کی گرمی کو مشینوں کے چلانے کے لئے کام میں لانے کے متعلق تجارب ہو رہے ہیں۔

۳۔ بعض عورتوں کا خیال ہے کہ حمل۔ وضع حمل۔ اور رضاعت کے عمل کی وجہ سے ان کی قدرتی نزاکت حسن اور جمال میں جلدی فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے برتھ کنٹرول کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ مگر یہ ایک موہوم خطرہ ہے۔ جو ان کے دلوں میں لاحق ہو گیا ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ عمر بھر کنواری رہنے یا تولید و تناسل کے قدرتی عمل سے آزاد رہنے سے عورت کی قدرتی نزاکت اور حسن دیر تک قائم رہتا ہے۔ کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے۔ کہ بلوغت کے بعد جب جسم کی نشوونما کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو ان حسن کی دیویوں کے نرم و نازک خط و خال بارونق چہرے اور خوشنما رنگ خود بخود ہی مرجھا کر زرد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بلوغت کے بعد اگر کنواری لڑکی ماں بننے کی تکلیف گوارا کرنے کو تیار نہ ہو۔ تو جسم میں سے بعض رطوبتوں کے جذب ہونے کی وجہ سے اس کے چہرہ پر کیل مہاسے اور بال نکل آتے ہیں۔ جو اس کی خوبصورتی کو داغ لگا دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف اگر حمل اور رضاعت کا عمل ایک معقول وقفہ کے بعد عورت کے جسم میں جاری رہے۔ تو اس کے چہرہ کی رونق اور خوبصورتی دیر تک قائم رہ سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان عورتوں میں جو حمل اور رضاعت کے قدرتی عمل کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ حیض کی خرابی عموماً رہتی ہے۔ جس کی بے قاعدگی۔ قلت یا کثرت کی وجہ سے ان کا حسن جلدی کافور ہو جاتا ہے۔

وہ عورتیں جو ارادتاً بغیر کسی معقول عذر کے قانون قدرت کی مخالفت کرتی ہیں۔ اور ایک طبعی فعل کے پورا کرنے سے کتراتی ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی صحت۔ طاقت اور حسن کبھی قائم نہیں رہیگا۔ اس کے برخلاف حمل اور رضاعت کے قدرتی فعل کے جاری رہنے سے جسم کو ایک خاص قسم کی طاقت اور قوت مل جاتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن دونوں دیر تک قائم رہتے ہیں۔

ملک امریکہ میں فرقہ اناث کی آواز برتھ کنٹرول کی تائید میں اس لئے سب سے بلند ہے۔ کہ مغربی تہذیب نے ان عورتوں کے دماغوں میں حریت اور آزادی کا ایک غلط اور غیر طبعی مفہوم پیدا کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ حمل کی صعوبتوں وضع حمل کی تکالیف اور رضاعت کے بوجھ کو اٹھانے کو تیار نہیں۔

ان طبعی افعال سے نفرت اور حقارت کی وجہ سے ان کا یہ خیال ہے کہ حمل کے بوجھ اور ناموزوں وضع۔ اور ایام رضاعت کی پابندیوں اور باقاعدگیوں کی وجہ سے وہ کلب۔ ناچ گھر سینما اور سوسائٹی وغیرہ میں جا نہیں سکتیں مگر ان کا یہ خیال ایک غیر قدرتی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ جو مغربی تہذیب اور آزادی نے ان میں پیدا کر رکھی ہے۔ کیونکہ ان کا یہ خیال کہ اس قسم کی آزاد اور بے لگام زندگی ان کیلئے مفید ہو گی۔ سراسر وہم اور ایک قسم کا جنون خفی ہے۔ شاید ان کو یہ بھول گیا ہے۔ کہ تپ دق کا مرض ان عورتوں میں زیادہ ہے۔ جن کو عموماً ماہواری ایام کا نقص رہتا ہے خصوصاً ان میں جن میں ان قدرتی افعال کو نظرانداز کیا گیا ہے۔

۴۔ میرے نزدیک برتھ کنٹرول کے جواز کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ "صحت" ہے۔ یعنی صحت انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا مذموم فعل نہیں ہو گا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض عورتوں میں قابلیت القلاح اتنی

بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ ان کے ہاں ہر سال بچہ ہو جاتا ہے جس سے ان کی صحت کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ طب کی رو سے کم سے کم ہر ۳ سال کے بعد عورت کے ہاں بچہ پیدا ہونا چاہیئے۔ یعنی نو ماہ حمل کے۔ ایک سال رضاعت کا اور ایک سال آرام کا۔

پس اگر کسی عورت کی صحت کو ہر سال کے وضع حمل کی وجہ سے نقصان پہونچ رہا ہو۔ تو اس کا اور اس کے خاوند کا حق ہے۔ کہ برتھ کنٹرول کے اصول پر عمل کریں اسلامی نقطۂ نگاہ سے بھی یہ برتھ کنٹرول جائز ہے۔ مگر عیش و عشرت افلاس کے خوف اور نزاکت اور حسن کے کھو جانے کے موہوم خطرہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ صرف عورت کی صحت کو قائم رہنے کیلئے شریعت نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر مغربی طریق اور اسلامی طریق میں ایک فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر خاوند کسی اپنی غرض کے لئے برتھ کنٹرول پر عمل کرنا چاہے۔ تو وہ عورت کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ (احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱۸۶) مگر اس جواز کی صورت کے باوجود برتھ کنٹرول پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ کیونکہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ جو قوم آزادی کے ساتھ برتھ کنٹرول کے اصول پر عامل رہے وہ تباہ ہو جاتی ہے؎

برتھ کنٹرول کے جواز کی ایک صورت بتانے کے بعد اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس اصول پر عمل کرنے کا بہترین طریق کیا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مغرب نے کئی طریق قرار حمل کو روکنے کے ایجاد کئے ہیں۔ مگر جہاں تک عاجز نے غور کیا ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ وہ سب کے سب یا تو ناکافی ہیں۔ یا پھر سخت مضر صحت۔ پس ان پر عمل کرنا خطرہ سے خالی نہیں۔

۱۔ عزل کا جماع۔ اول تو یہ طریق ناکافی ہے کیونکہ حیوانات منویہ جو ایک قطرہ میں لاکھوں ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی اگر عنق رحم میں پہونچ جائے۔ تو سارا عمل بے سود رہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمل سخت مضر صحت ہے۔ خصوصاً عورت کے لئے۔ کیونکہ اس سے رحم میں خون کے جوش کیوجہ سے سوزش ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ عزل کے جماع سے عورت کے اعصاب کو بھی صدمہ پہنچتا ہے (اس کی تفصیل چونکہ بعض شرمیلی طبائع کیلئے بوجھل ہوگی اس لئے اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔)

۲۔ ژوئی کے ڈاٹ۔ پچکاری۔ ڈوش ربڑ کے غلاف وغیرہ سب طریق نہ صرف ناکافی اور مضر صحت ہیں۔ بلکہ جماع کے حقیقی مقصد کو برباد کرنے والے بھی ہیں۔

۳۔ ڈاکٹر بردن امریکہ کے ایک مشہور ماہر فن ہیں۔ ان کی رائے ہے۔ کہ قرار حمل کو روکنے کی سب سے بہتر یقینی اور غیر مضر تدبیر مخصوص تعلقات سے بکلی پرہیز ہے ہمیں ڈاکٹر بردن صاحب کی اس رائے سے پورا پورا اتفاق ہے۔ کہ برتھ کنٹرول پر عمل کرنے کا طبعی طریقہ مخصوص تعلقات سے پرہیز ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اس طریق پر عمل کس طرح کیا جائے۔ اور کیا ہر شخص اس پر عامل ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔

مغرب کے موجودہ سوشل قوانین اور تمدنی زندگی کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مغرب کے لئے اس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ ایک طرف تو لوگوں کو شراب پینے۔ خنزیر کا گوشت کھانے اور عورتوں سے کھلے میل جول کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف ان کو تعلقات سے پرہیز رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ شراب اور خنزیر کا استعمال (جو قوائے شہوانیہ کے لئے زبردست محرک ہیں۔) اور پرہیزگاری عفت اور عصمت کا بقا دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

کیا یہ ایک مضحکہ خیز بات نہیں ہے کہ لوگوں کو ہر قسم کی عیش و عشرت کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ان کے طبعی جذبات اور خواہشات کے پورا کرنے کا کوئی شریفانہ اور جائز طریق ان کو بتایا جائے۔ ان کو وعظ کیا جاتا ہے۔ کہ تم برتھ کنٹرول کے لئے تعلقات سے پرہیز رکھو۔ یقیناً ان غیر طبعی وعظوں اور لیکچروں کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ لوگ بجائے اپنی ایک منکوحہ بیوی سے تعلق رکھنے کے زناکاری۔ حرام کاری اور عیاشی کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ اور یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ برتھ کنٹرول پر عمل کرنے کیلئے جب ان کو اپنی بیوی سے مخصوص تعلقات قطع کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ تو وہ مجبور ہیں۔ کہ اپنی خواہشات کو اور طریقوں سے پورا کریں۔

ہم مانتے ہیں۔ کہ اکثر لوگ بشرطیکہ وہ خنزیر کھانا۔ شراب پینا اور عورتوں سے کھلا میل جول رکھنا بند کر دیں۔ تو اس طریق پر کاربند ہو سکتے ہیں۔ کہ بیوی کی صحت کی خاطر مخصوص تعلقات سے چند ماہ پرہیز رکھیں۔ مگر طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں کے قوائے شہوانیہ تیز ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بھی کوئی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ پس کیا یہ قرین مصلحت نہیں ہے۔ کہ ایسے گرم مزاج والے مردوں کو (جو تعلقات سے پرہیز نہیں رکھ سکتے۔) تعدد ازدواج کے اصول پر عمل کرایا جائے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی خواہش کو ناجائز طریقوں سے پورا کر کے سوسائٹی کو نقصان پہونچائیں۔ کیوں نہ ان کو دوسری عورت سے شادی کرنے کی اجازت دیکر سوسائٹی کا ایک مفید ممبر بنایا جائے۔

پس اگر کسی گرم مزاج والے شخص کی بیوی کی صحت بار بار کے وضع حمل کی وجہ سے خراب ہو رہی ہو۔ اور وہ مخصوص تعلقات سے پرہیز نہ کر سکتا ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ دوسری بیوی کر لے۔ اور پہلی بیوی کو آرام کرنے دے۔ کیونکہ ایسی صورت میں پہلی بیوی سے تعلقات کو جاری رکھنا عورت پر ظلم ہوگا۔ اور مرد کو اپنی خواہش دبانے کیلئے کہنا اس کے قوٰی پر ظلم ہوگا۔ اور اس کو دوسری عورتوں سے میل جول رکھنے کی اجازت دینا سوسائٹی پر ظلم ہوگا۔ پس انسب یہی ہے کہ وہ دوسری بیوی کر لے۔ ہاں اگر اس کی مالی حالت اس قسم کی نہ ہو کہ وہ دو بیویوں کا بوجھ اٹھا سکے تو اس کو پھر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ تا کہ اس کی خواہش کم ہو جائے۔

۱۔ ہلکی غذا کھائے خصوصاً سبزی اور پھل وغیرہ۔ اور محرکات اور منشیات سے پرہیز رکھے۔ یعنی حقہ۔ شراب بھنگ تیز مصالحہ جات وغیرہ۔

۲۔ قبض کی شکایت نہ ہو۔ اور کھانے پینے میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔

۳۔ توجہ کو ریاضت جسمانی (مگر تکان کی حد تک نہو) اور دماغی کام کی طرف لگائے رکھے۔ صبح کو سیر کرے۔ روزانہ ٹھنڈا غسل کرے۔ اور خیالات کو پاکیزہ رکھے۔ اور کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرے۔

۴۔ نامحرم عورتوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے۔

آخر میں عاجز پھر عرض کر دیتا ہے۔ کہ برتھ کنٹرول کے عمل کے جواز کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ صحت ہے۔ مثلاً بار بار کے وضع حمل کیوجہ سے انتہائی ضعف و نقاہت یا وہ امراض جن میں عورت کو حمل نہیں ہونا چاہیئے۔ مثلاً قلب کی امراض۔ تپ دق۔ گردوں کا پرانا مرض۔ پیڑو کی ہڈیوں کا تنگ ہونا۔ اور عصبی امراض مثلاً ہسٹریا۔ مرگی۔ جنون وغیرہ اور سب سے یقینی اور محفوظ طریقہ اس پر عمل کرنے کا یہ ہے کہ مرد و عورت مخصوص تعلقات سے پرہیز رکھیں۔ جس پر اکثر لوگ عمل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کی زندگی پاکیزہ اور صاف اور سادہ ہو۔ اور بعض تیز شہوت والے اشخاص کو تعدد ازدواج کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ بشرطیکہ انکی مالی حالت اس کی اجازت دے۔ اور اگر ان کی مالی حالت اس قابل نہ ہو تو پھر وہ ان ہدایات پر عمل کریں جو عاجز نے اوپر بیان کی ہیں۔ مغرب کیلئے یہ سنہری موقع ہے۔ کہ وہ تعدد ازدواج کی حکمت اور ضرورت پر ٹھنڈے دل سے غور کرے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) چوہدری محمد شاہنواز ایم۔ بی۔ بی ایس
ماساگلی یوگنڈا۔ مشرقی افریقہ

حضرت مسیح موعودؑ اور نبوت

(ایک غیر مبایع صاحب کے قلم سے)

خلیفہ نورالدین صاحب کے وقت میں ایک رسالہ قادیان سے ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتا تھا۔ جو لوگ اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ (میرا مطلب صرف ان لوگوں سے ہے جو حضرت مرزا صاحب کے ماننے والے ہیں) کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ وہ ذرا اس رسالہ کی ایک کاپی کو جو ماہ جولائی ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں تو ان پر یہ بات روشن ہوجائے گی۔ کہ حکیم نورالدین صاحب کے وقت میں مرزا صاحب کے ماننے والے اُن کو نبی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ یا کسی اور لفظ سے۔ اور نبی کا لفظ اس رسالہ میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ وہاں نہ ناقص کا لفظ ہے نہ جزوی کا لفظ۔ صرف نبی کا لفظ مرزا صاحب کے لئے نبی ہی کے معنوں میں وہاں استعمال کیا گیا ہے۔ اب اپنے دوستوں کی توجہ اس مضمون کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ وہاں فاضل اڈیٹر ایک شخص بنام سردار پریتم سنگھ صاحب کے مضمون پر جو انھوں نے گوروکل میگزین میں لکھا ہے۔ اس مضمون کی بابت چند نوٹ لکھتا ہوا۔ اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۲۴۷ پر لکھتا ہے:۔

"سردار صاحب موصوف نے پھر اس امر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ اس زمانہ میں بھی ایک نبی آیا۔ مگر انھوں نے صراحت کے ساتھ بیان نہیں کیا۔ کہ اُن کا اشارہ کس نبی کی طرف ہے مگر اس مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا اشارہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف ہے۔ کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب۔ ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت مرزا صاحب پر کامل اور اتم طور پر صادق آتی ہے۔ اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے۔ ان میں سے ایک احمد ہی ہے۔ جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے مقام پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاءؑ میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانہ کے احمدؑ میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں"۔

پھر اس نبوت کے مسئلہ کو فاضل اڈیٹر اور صاف کردیتا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"اگر انبیاءؑ کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیا میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے۔ تو یقیناً ہمارا احمدؑ اس جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زردشتؑ ایک نبی تھا۔ اگر بدھؑ اور کرشنؑ نبی تھے۔ اگر حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہوکر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمدؑ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشتؑ اور دیگر انبیاءؑ کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"۔

پھر آگے صفحہ ۲۴۸ پر لکھا ہے:۔ "خدا تعالےٰ نے آپ سے اُسی طرح کلام کیا۔ اور اُسی رنگ میں بولا۔ جس طرح اور جس رنگ میں وُہ گذشتہ نبیوں سے بولا۔ اور ان سے کلام کیا۔ آگے کوئی ایک دو سطور پیشگوئیوں کے متعلق ہیں۔ کہ جب وہ پوری ہوگئیں۔ تو آپ کو یقین ہوگیا۔ کہ جس آواز کو آپ نے سنا تھا۔ وُہ خدا کی آواز تھی۔ اور جو کلام آپ کے کانوں میں ڈالا گیا تھا۔ وُہ اُسی خدا کا کلام تھا۔ جس نے حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تورات نازل کی۔ اور جس نے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید جیسی بے نظیر کتاب اُتاری۔ ہر ایک نئے کلام کے بعد آپ کا یقین بڑھا۔ اور اُس ذوالعرش رب نے آپ پر اُس طرح تجلی کی جس طرح کہ اُس نے پہلے انبیاءؑ پر اپنے تئیں ظاہر کیا تھا۔ آخر خدا تعالےٰ نے آپ کو امر کیا۔ کہ خلوت سے نکل کر روئے زمین کی قوموں کے سامنے نبوت کرو"۔

اب ذرا اُن لوگوں کی طرف دیکھو۔ جو مرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں۔ کہ انھوں نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ کیا وُہ لوگ ایسی تحریریں جو حضرت صاحب کے زمانے میں یا خلیفہ اولؓ کے زمانے میں لکھی گئی ہیں۔ نہیں دیکھتے۔

وہ لوگ۔ جو مرزا صاحب کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ انھوں نے نبوت کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اس رسالہ کے اس نمبر کو دیکھیں۔ اور اس تحریر کے معنی مجھے سمجھا دیں۔ کہ یہاں فاضل اڈیٹر نے اس لفظ کو جو مرزا صاحب کے لئے اُس نے کھلم کھلا طور پر لکھا ہے ناقص کے معنوں میں استعمال کیا ہے یا جزوی کے معنوں میں یا نبی بمعنی محدث۔ پھر میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ خلیفہ اولؓ کے وقت میں نبی کا لفظ مرزا صاحب کے نام کے ساتھ استعمال ہوتا رہا ہے۔ تو اب انھوں نے زمانہ کے ڈر سے اس لفظ کو کیوں بالکل ترک کردیا۔ خواہ وہ لفظ بمعنی محدث ہو یا ناقص ہو یا جزوی۔ مگر استعمال ہونا چاہئے اس رسالہ کی تحریر سے میرا جو مقصد ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ خلیفہ اولؓ یعنی حکیم نورالدین صاحب کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ جو کہ صاف طور پر اس رسالہ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ اب سوال ہے ناقص اور جزوی کا۔ اسی رسالہ میں آگے چل کر فاضل اڈیٹر صفحہ ۲۷۱ پر لکھتا ہے:۔ "اس زمانہ میں بھی خدائے تعالےٰ نے ایک کامل انسان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل غلام پیدا کیا۔ جس کو اپنے مکالمات کے شرف اور نبوت کے انعامات سے مالامال کرکے اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ آج اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ پھر آگے لکھتا ہے۔ کہ اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہوسکتے ہیں۔ تو وُہ قرآن مجید ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیینؐ یعنی انبیاء کے لئے مُہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی مُہر نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ایسے ہی ہوسکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ مگر اب۔ کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن مجید کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے"۔

یہاں ناقص اور جزوی نبوت کا تو جھگڑا ہی صاف ہے۔ صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ کہ صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نبوت کے مسئلہ کے متعلق حضرت خلیفہ اولؓ یعنی حکیم نورالدین صاحب اور دُوسرے تمام احمدیوں کا ایمان تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ جیسا کہ اس رسالہ سے ظاہر ہے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۱۷۔ جون کو سیرت نبی کریم پر لیکچر

۱۷۔ جون کو خدا تعالےٰ نے عاجز کو توفیق دی کہ میں ولکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ کی تفسیر میں افضل الرسل خیر الانبیاءؐ کی سیرت پر لیکچر دے سکا۔ غیر احمدی اور عیسائی بھی لیکچر میں موجود تھے۔ میں نے یہاں کے ایک مسیحی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو چیئرمین بنایا۔ سب لوگ لیکچر سن کر بہت خوش ہوئے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ خاکسار فضل الرحمٰن حکیم از سالٹ پانڈ

یورپ میں تبلیغ اسلام

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب احمدی مبلغ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

ایام زیر رپورٹ میں پانچ خواتین نے اسلام قبول کیا ہے۔ جن کے نام نیچے لکھے جاتے ہیں۔ ان میں سے دو خواتین شادی شدہ ہیں۔

1-Mrs: Dorothy Mall
2-Miss Ellen Truggett
3- " Ella Louisa Road
4- " Janet Ward
5-Mrs: Betty Mariame Gater

وعدہ ہائے چندہ خاص

پنجاب

سیالکوٹ:۔ شہر سیالکوٹ کی فہرست مکمل ہو کر آگئی ہے اس فہرست کو خاص محنت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ خصوصیت اس میں یہ ہے۔ کہ باوجود ایک بڑی تعداد کے ہر فرد کی آمدنی بھی لکھنے کا انتظام کیا ہے۔ باقاعدہ فہرستیں آنے سے اصل غرض ان فہرستوں کی پوری ہوتی ہے۔ اور وہ اس فہرست سے تمام و کمال پوری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ طیار کرنے والے احباب کو اُن کی محنت کا نیک بدلہ عطا فرمائے۔ اور وعدہ کرنے والوں کے وعدوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اس فہرست میں حسب ذیل احباب نے ۳۰ فیصدی کا وعدہ کیا ہے۔

امیر جماعت شہر سیالکوٹ سید عبد السّلام صاحب۔ چوہدری محمد حسین صاحب۔ بابو روشن الدین صاحب۔ میاں عبد اللہ صاحب بزاز شیخ جان محمد صاحب۔ مستری حیات محمد صاحب۔ مہر علی محمد صاحب مہر اروڑا صاحب۔ چودھری شاہ محمد صاحب۔ میاں محمد رمضان صاحب۔ حکیم احمد الدین صاحب مستری غلام نبی صاحب۔ میاں حسن الدین صاحب۔ میاں محمد شریف صاحب۔ میاں حسن محمد صاحب

ضلع سیالکوٹ:۔ تحصیل نارووال جماعت بہلولپور کی فہرست بھی موصول ہوئی ہے۔

ضلع اٹک۔ لارنس پور سے شیخ فضل کریم صاحب اسٹیشن ماسٹر تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں ہم صرف دو احمدی ہیں۔ قصبہ حضرو میں بھی ایک بھائی ہے۔ ... چندہ خاص ہم انشاء اللہ ایک ہفتہ تک یکمشت بحساب ۳۳ فیصدی ارسال کر دیں گے۔

میانوالی:۔ راجہ علی محمد صاحب نے ۳۰ فیصدی کا وعدہ فرمایا ہے۔

چکوال:۔ سید فخر الاسلام صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چکوال تحریر فرماتے ہیں:۔

اخبار الفضل میں زمیندار اخبار کی یہ بے ہودہ گوئی پڑھ کر کہ احمدی اب چندہ دیتے دیتے تنگ آگئے ہیں۔ ہمارے دوست راجہ محمد نواز خاں صاحب انسپکٹر ٹنگ نے اپنا چندہ بجائے ۳۰ فیصدی کے ۳۵ فیصدی کر دیا۔ اور نقد ادا بھی کر دیا۔ جزاہ اللہ۔ چکوال کی فہرست میں ۳۰ فیصدی دینے والوں میں سے سید زمان شاہ صاحب بھی ہیں۔

سرحد

جماعت خیبر ایجنسی ایک ایسی جماعت ہے۔ کہ اس کے افراد مختلف مقامات پر قیام پذیر ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کا فاصلہ سیکرٹری مال کے مقام سے تیس میل کا ہے۔ باوجود اس کے منشی شمس الدین صاحب سیکرٹری مال خیبر ایجنسی نے اپنا فارم چندہ خاص نہایت توجہ سے اور جلد سے جلد مکمل کر کے ارسال فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔

اس فارم میں تیس فیصدی کی شرح سے اور وہ بھی یکمشت دینے والے صوفی عبد اللہ صاحب سٹور کیپر اور منشی عبد الوہاب صاحب محرر محصول ہیں۔ اور سید ارشاد علی شاہ صاحب بکنگ کلرک کا وعدہ بھی تیس فیصدی کے حساب سے ہے۔ اسی طرح سے منشی شمس الدین صاحب۔ ماسٹر معین الدین صاحب۔ عبد المالک صاحب یکمشت ادا کرینگے۔

یو۔ پی

الہ آباد سے جو فہرست آئی ہے۔ اس میں قاضی بدر الدین صاحب اور محمد علی صاحب نے ۳۰۔ فیصدی کا وعدہ کیا ہے۔

ڈیرہ دون سے بشیر احمد صاحب فہرست ارسال فرماتے ہیں۔ جس میں وُہ اور غلام نبی صاحب اور محمد یامین صاحب ۳۰۔ فیصدی کا وعدہ کرتے ہیں۔

میسور

شموگا کی جماعت سے فارم آیا ہے۔ اس میں پیر کلیم اللہ صاحب اور شیخ عبد الرزاق صاحب اپنا چندہ خاص دو قسطوں میں ادا کریں گے۔ چنانچہ ایک قسط ارسال فرما چکے ہیں۔

سی پی

سی پی۔ برار کا فارم ماسٹر خیر الدین صاحب نے ارسال فرمایا ہے چوہدری حیات محمد صاحب اوورسیر کا وعدہ تیس فیصدی کی شرح سے ہے۔

عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

سابقہ منظور شدہ وصایا کی تکمیل میں اضافہ

مندرجہ ذیل دوستوں نے جن کی سابقہ وصیتیں جائداد کی تھیں۔ اور ان کے گذارہ کے لئے آمد کی صورت تھی۔ اپنی ماہوار آمد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) میں دینا شروع کر دیا ہے۔ چونکہ ان مخلصین نے قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھایا ہے۔ لہذا میں خلوص دل سے دعا کرتا ہوا ان کے نام شائع کرتا ہوں۔ اور ان موصی احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں جن کی وصیتیں جائداد کی ہیں۔ مگر ان کے گذارہ کی صورت آمد ہے۔ کہ وہ بھی اپنی آمدنی سے ماہوار ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت (حصہ آمد) دینا شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

"وُہ ایمان جو اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں وہی لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک ہر وُہ جائداد جس سے کسی کا گذارہ نہیں چلتا۔ اس کی اگر وصیت کرتا ہے۔ تو وُہ وصیت نہیں ہے اس لئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں"

ایک زمیندار اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دیدیتا ہے۔ تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے گذارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین۔ چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہے۔ یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے۔ وہ اگر وصیت میں صرف مکان کا کچھ حصہ دے کر پچاس یا ساٹھ روپیہ دیدیتا ہے۔ تو وہ وصیت کی منشا کو پورا نہیں کرتا وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا۔ اس کی آمد تھی۔ اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہئے تھا"

فہرست حسب ذیل ہے

(۱) میاں محمد حسین صاحب ٹیلر قادیان
(۲) قاضی محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
(۳) چوہدری غلام محمد صاحب سیکنڈ ماسٹر " " قادیان
(۴) مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی قادیان
(۵) میاں فیروز الدین صاحب دری باف قادیان (۶) میاں محمد الدین صاحب مالی قادیان (۷) بھائی شیر محمد صاحب تاجر - قادیان
(۸) شیخ محمد بخش صاحب بھنگالوی تاجر " (۹) مولوی کرم الٰہی صاحب تاجر " (۱۰) ٹھیکیدار اللہ یار صاحب - "
(۱۱) چوہدری صادق علی صاحب ہیچ آفیسر شیخوپورہ (۱۲) سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن (۱۳) بابو شیر خاں صاحب سیالکوٹی کلرک ریلوے ملتان
(۱۴) مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان (۱۵) عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم محمد عمر صاحب قادیان (۱۶) ایک مخلص دوست جو اس وجہ سے نام نہیں ظاہر کرنا چاہتے۔ کہ انھوں نے شروع ہی سے کیوں ۱/۱۰ حصہ آمد کا دینا شروع نہ کیا تھا۔ (۱۷) قاضی عبد الرحیم صاحب - قادیان

محمد سرور شاہ سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

حضرت مسیح موعودؑ پر ناپاک اتہام

"زمیندار" کی انتہائی غلط بیانی

(۱)

کچھ عرصہ سے اخبار "زمیندار" جماعت احمدیہ کے خلاف بے سروپا اتہامات کی اشاعت فرض عین سمجھ رہا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ اور دیگر اراکین اس کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ اکثر اوقات اس کا کام "خرافات" جماعت احمدیہ کے خلاف شر باری کرتا نظر آتا ہے جماعت کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش اس کا شیوہ ہو چکا ہے۔ ہم اپنے اصول اور حالات موجودہ کے مطابق اسلامی اخبارات کی آویزش کو بالخصوص جبکہ وہ ذاتیات کے متعلق ہو نہایت ناپسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک ان تحریروں کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا۔ کیونکہ سنجیدہ اور مہذب دنیا خود ہی اس طریق اشاعت کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کہ بلا تصدیق و بلا ثبوت غلط الزامات کو شائع کیا جائے۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے صاحب لکھتے ہیں:-

"معمولی بہانہ پر یا بلا تصدیق شدہ بیانات کی بناء پر کسی شخص پر حملہ کرنے کا رواج چند آدمیوں کی نظروں میں جائز ہو تو ہو۔ مگر یہ قابل تحسین قرار نہیں دیا جا سکتا۔" (پرتاب ۹ر جون ۱۹۲۸ء)

مگر "زمیندار" جیسی ذہنیت کے لوگوں کی خاطر مناسب سمجھا گیا۔ کہ چند سطور تحریر کر دی جائیں۔

(۲)

مگر اس سے پیشتر ہم ایڈیٹر صاحب "زمیندار" کو ان کے اپنے ہی الفاظ کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"ایک دوسرے کے خلاف زبان طعن و تشنیع کھولنا اور ایک دوسرے کو غلام اور حریت باختہ کہ دینا کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔ بلکہ اس سے تعلقات باہمی پر نہایت ہی برا اثر پڑتا ہے ..... اگرچہ موجودہ فرقہ دار فضا میں وہ اپنی غلطی کو محسوس نہ کرتا ہو۔ لیکن ایک نہ ایک دن اسے اپنے افعال پر ضرور ندامت ہو گی۔" (زمیندار ۱۰ر جولائی ۱۹۲۸ء)

اگر یہ الفاظ محض دفع الوقتی کے لئے نہیں۔ بلکہ نیک نیتی سے لکھے گئے ہیں۔ تو آپ کی عملی حالت پر بھی کچھ اثر پڑنا چاہیئے۔ ورنہ لم تقولون مالا تفعلون کی تنبیہ واضح ہے "زمیندار" اور اسی قماش کے بعض دوسرے اخبارات کے جواب میں ایک "بڑی مصیبت" پیش آتی ہے۔ جیسے خود "زمیندار" نے بھی محسوس کیا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ جہاں تک خورسند (ہماری طرف سے "ایڈیٹر زمیندار" لکھ لیا جائے۔ ناقل) حصول مدعا و اثبات مرام کے لئے خوفناک سے خوفناک جھوٹ بولنے میں بھی تامل نہیں کرتے۔ ایسے شخص کا جواب کوئی دیانتدار اور حق پسند کیا دے سکتا ہے۔" (۱۰ر جولائی ۱۹۲۸ء)

کیا "زمیندار" بتا سکتا ہے کہ ہم بحیثیت "دیانتدار" اور "حق پسند" اس کے ان جھوٹے اور ناپاک الزامات کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ جو وہ جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے برخلاف متواتر شائع کر رہا ہے۔ غالباً زمیندار کا مندرجہ بالا فقرہ "پیغام صلح" کی بھی تسلی کر دیگا۔

(۳)

"زمیندار" کی اسی "طبیعت ثانیہ" کا ایک بھیانک منظر وہ ہے۔ جو اس نے ۲۳ر جون کے "زمیندار" میں لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ:-

"مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔ اور ان کی شان میں ایسے الفاظ لکھے ہیں۔ جو کسی لا نفرق بین احد من رسل کی آسمانی تعلیم پر عقیدہ رکھنے والے مسلمان کے قلم سے نہیں نکل سکتے۔ چونکہ وہ اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ظاہر کرتے تھے۔ اس لئے حضور کی شان میں کھلم کھلا ایسے الفاظ استعمال کرنے سے خود ان کی غرض فوت ہوتی تھی۔ ورنہ شائد وہ اس سے بھی اجتناب نہ کرتے اور باوجود اس عقیدت کے جس کا انہوں نے جابجا ذات نبوی مرتبت سے اظہار کیا ہے۔ ان کے بعض الہامات سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بڑھا کر دکھانا چاہتے ہیں۔ مثال کیلئے آپ کا یہ ادعا پیش کر دینا ہی کافی ہو گا۔ کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دیدئے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنے زمانہ کے علماء کو بھی اے بدذات فرقہ مولویان اور اسی قسم کے دیگر نازیبا الفاظ سے خطاب کیا ہے۔"

ایڈیٹر صاحب "زمیندار" نے اس عبارت میں تین "خوفناک" جھوٹ بولے ہیں۔

اول:- حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ تھا۔ کہ "خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دیدئے۔"

دوم:- حضرت مسیح موعودؑ "اپنی شان رسول اللہ صلعم کی شان سے بڑھا کر دکھانا چاہتے تھے۔"

سوم:- مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔"

کیا زمیندار بتا سکتا ہے۔ کہ "ایسے شخص کا جواب کوئی دیانتدار اور حق پسند کیا دے سکتا ہے۔"؟

(۴)

ہم "زمیندار" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ ان باتوں کا ثبوت دے۔ ورنہ آئندہ کے لئے اس قسم کی دروغ بافیوں سے اجتناب کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ "خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دیدئے۔" ہاں آپ کی ایک الہامی دعا یوں ہے:-

"اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ ضاقت الارض بما رحبت۔ رب انی مغلوب فانتصر فسحقھم تسحیقا۔ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے۔ انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لہ کن فیکون"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۴)

اس میں اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔ کہ کن فیکون تیرا ہی کام ہے۔ پس اول تو ہم "زمیندار" سے اس دعوی کا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ جو بالکل ناممکن ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا اس بزرگ (حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رح) کی نسبت کیا فتویٰ ہے۔ جس نے لکھا ہے۔

"قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا اقول للشئ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئ کن فیکون وقد فعل ذالک بکثیر من انبیاءہ واولیاءہ وخواصہ من بنی آدم

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ نے بعض کتابوں میں فرمایا ہے۔ کہ اے انسان میں لاشریک خدا ہوں کن فیکون کا مجھے اختیار ہے۔ تو میری اطاعت کر تجھے بھی ایسا بنا دوں گا۔ کہ تو کن فیکون کر سکیگا۔ اور یہ اختیار اللہ تعالےٰ نے بہت سے انبیاء اولیاء اور خاص انسانوں کو دیا ہے۔" (فتوح الغیب مقالہ ۱۶ صفحہ ۱)

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی شان آنحضرت صلعم سے بڑھا کر دکھانا چاہتے تھے۔ یہ بھی اوپر کے بیان سے باطل ثابت ہوا۔ کیونکہ جو بنیاد اس دعویٰ کے لئے قرار دی گئی ہے۔ وہ خود باطل ہے۔ گویا یہ بناء الفاسد علی الفاسد ہے۔ سچ ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم